© rasailojaraid.com

جدید تعلیم یافتہ حضرات اور طبقۂ علمار میں باہم اشتراک و تعاون ہو، آج کل کی قومی اور ملی، اقتصادی اور معاشرتی مسائل و مشکلات کیا ہیں جن کا حل اسلام کو ڈھونڈھنا ہے' اُن کی نوعیت کیا ہے؟ ایک قوم یا ایک ملک کی زندگی اور ترقی سے اُن کا کیا تعلق ہے؟ یہ سوالات وہ ہیں جن کا جواب جدید تعلیم یافتہ طبقہ ہی دے سکتا ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ موجودہ حالات میں اسلام ان مسائل کا کیا حل پیش کرتا ہے؟ تو اُس کا جواب علمار سے لینا چاہیئے، پہلا طبقہ اس کے جواب سے کماحقہٗ عہدہ برآ نہیں ہوسکتا۔ بہرحال وقت کی بہت اہم ضرورت ہے کہ یہ دونوں طبقے اسلام کے تحفظ و بقا کی خاطر اپنے رویّہ میں تبدیلی پیدا کریں۔ اُن کو سمجھنا چاہیئے کہ ہر وہ چیز جس پر فرنگی کارخانہ کی چھاپ پڑی ہو لائقِ قبول اور درخورِ اعتنا نہیں ہوتی، اسی طرح علما کا فرض ہے کہ وہ ہر نئی چیز سے چڑنا اور نفرت کرنا ترک کریں، دلِ روشن اور ذہنِ بیدار سے آجکل کے قومی اور بین الاقوامی حالات کا جائزہ لیں اور وارثینِ انبیا ہونے کا منصب صحیح طور پر ادا کریں۔

افسوس ہے گذشتہ ماہ مئی کی ، تاریخ کو ناظم ندوۃ العلمار لکھنؤ ڈاکٹر سید عبد العلی صاحب ۶۸ برس کی عمر میں رہگزائے عالمِ جاودانی ہوگئے۔ مرحوم اپنی ذات سے ایک انجمن اور گوناگوں اوصاف و کمالات کا مخزن تھے اور اس حیثیت سے ہمارے فاضل دوست مولانا سیّد ابو الحسن علی میاں کے صحیح معنیٰ میں برادر اکبر تھے۔ علم و فضل کا یہ عالم کہ علوم دینیہ اور اسلامیہ کی تکمیل ندوہ اور دیوبند دونوں جگہ کی تھی جو ان علوم کے لئے مرکز کی حیثیت رکھتے ہیں' پھر علومِ جدیدہ کی طرف توجہ کی تو سائنس کے اعلیٰ درجہ کے گریجویٹ ہوئے اور اُدھر طبیب فاضل و حاذق اور ادھر ایم بی بی ایس اور اس تقریب سے ایلوپیتھک طریقۂ علاج کے بھی ماہر، غرضکہ قدیم و جدید کا یہ امتزاج شاید ہی کسی اور جگہ اس نوعیت کا ملے، علاوہ بریں نیک طینتی، پاک نہادی اور حسنِ اخلاق و شمائل میں ہو بہو سلفِ صالحین کا نمونہ' روحانیت اور انابت الی اللہ میں جنید و شبلی کو یاد کرا دینے والے۔ بیحد قانع، خود دار و بے نیاز، فیاض و سخی، کشادہ جبین و خندہ خو، کم سخن و کم گو، انھوں نے اپنے برادر خورد علی میاں اور اپنی اولاد کی جس جذبۂ دینداری و خدا پرستی کے ساتھ تربیت کی اور جس کے نمونے آج ہر شخص کے سامنے موجود ہیں' وہ ہمارے ملک کے بہت سے اکابر علمار و مشائخ کے لئے مایۂ ہزار گونہ عبرت و موعظت ہے۔ برسوں سے ندوۃ العلما کے ناظم تھے۔ مرحوم کے عہد میں اس درسگاہ کے طلبار میں جو دینداری اور خالص اسلامی جذبہ پیدا ہوا وہ غالباً خود سید صاحب کے عہد میں بھی نہ تھا۔ الغرض عجیب و غریب قسم کے علمی و عملی کمالات کے بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں ابرار و اتقیا کا مقامِ جلیل عطا فرمائے۔ آمین۔

© rasailojaraid.com